اسلام میں سیاحت کے مقاصد اور اس کے تعلیمی فوائد

Objectives and Educational Benefits of Tourism in Islam

Dr Muhammad Azhar Abbasi
Assistant Professor, Department of Islamic Studies and Shariah Minhaj University Lahore:dr.azhar.mul@gmail.com
Dr Muhammad Zuhair Ahmad Siddiqui
Assistant Professor Arabic, Minhaj University Lahore:drzuhair.cosis@mul.edu.pk
Hassan Minhaj Ud Din
M.Phil Research Scholar, Department of Islamic Studies University of Lahore (Sargodha Campus), Sargodha:sahibzadaminhajuddin@gmail.com

Abstract

This is the part of human nature to explore new locations, to study interesting landscapes, archeology and cultures, and to visit holy and religious sites. Travelling and journey are highly recommended by the Glorious Qur'an. Allah asked us to travel through the earth to take the lessons from His creation. Islam is a complete code of life. Islam spread due to the tourists from North Africa to the Middle East, and from Arabia to China. It is a well-established fact that Islam guide day-to-day activities whether at home or travelling.it recognizes people’s right to move from one place to other and encourages travelling for beneficial purposes like health and medication, education, business, trade, entertainment, and fun. learning new things and personal enrichment have both been found to be motivators and desired benefits of travel But It has been proposed that all travel is educational because it broadens the mind and heart as people learn from and interpret experiences. Travelling improves person's knowledge gained from books. Ideas hit when people travel in different places. The mental prospect is broadened. It makes us open-minded in thought. It expands outlook of people.This paper will describe the educative outcomes and benefits of travel.First,meaning and etymology of travel will be defined. than link between traveling and learning benefits will be established.

Keywords: Islam, Tourism, Objectives, Educational Benefits

تعارف

اسلام اعتدال پسند اور دین فطرت ہے جو ہر چیز میں میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔اسلامی نظام زندگی کوئی خشک نظام نہیں جس میں سیر و سیاحت، تفریح طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو بلکہ یہ فطرت انسانی سے ہم آہنگ اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا دین ہے۔اس میں نہ تو خود ساختہ رہبانیت کی گنجائش ہے اور نہ ہی بے ہنگم اور بے مقصد زندگی بسر کرنے کی اجازت ہے۔دیناوی مصالح کی رعایت کے ساتھ آسانی فراہم کرنا اور سختیوں سے بچانا شریعت کے مقاصد میں داخل ہے۔

اس کی پاکیزہ تعلیمات میں جہاں ایک طرف عقائد، عبادات، معاشرت و معاملات اور اخلاقیات و آداب کے اہم مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی ہے وہیں زندگی کے لطیف اور نازک پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔اسلام زندگی برائے کھیل کا نظریہ پیش نہیں کرتا بلکہ اسلامی آداب کی رعایت، اخلاقی حدود میں رہ کر سیر و سیاحت کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ بعض اوقات اسکی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔اسلام میں سیاحت کے مقاصد اور اہمیت بیان کرنے سے پہلے ذیل میں سیاحت کا معنی و مفہوم بیان کیا جاتا ہے۔

سیاحت اور سفر کا معنی و مفہوم

سیاحت کا مادہ (س،ی،ح) ہے اور لغت عرب میں یہ لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے امام ابن فارس لکھتے ہیں:

"ساح الماء يسيح سيحاً وسياحاً إذا جرى على وجه الارض ،والسياحة الضرب في الارض والتنقل من مكان الى آخر" [1]

"ساح یسیح سے مصدر سیحا اور سیاحا آتا ہے جس کا معنی پانی کا بہہ جانا ہے اسی
سے سیاحت بھی آتا ہے جس کا معنی ہے روئے زمین میں گھومنا، اور زمین میں
ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔"

امام زبیدی لکھتے ہیں:

"و اما السيوح انه مطلق الذهاب فى الارض ،سواء كان للعبادة او غير ها ۔"[2]

---

[1] ابن فارس، ابوالحسین، أحمد بن فارس، 1979، معجم مقاییس اللغة، دار الفکر، بیروت، لبنان، ج3ص120
Ibñ Fàrïs, Abü al-Hūssêīn, Ahmàd bin Farīs, 1979, Müjãm Mùqàys al-Lüghà, Dàr al-Fikr, Béirüt's, Lêbànón, vol. 3, p. 120.

"سیاحت (کا معنی) مطلقا زمین میں جانا اور گھومنا ہے خواہ عبادت کی غرض سے ہو یا کسی اور غرض سے۔"

"کثرت سے زمین میں سفر کرنے والے کو مسیح کہتے ہیں اور یہ حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب ہے کیونکہ آپ علیہ السلام کی بھی یہ خاص صفت تھی کہ آپ اکثر وقت سفر میں گزارتے تھے۔"[3]

انگریزی زبان میں سیاحت کو(tourism) کہتے ہیں اور یہ لفظ tour سے نکلا ہے جو پہلی مرتبہ 1772 میں استعمال کیا گیا تھا انگلش زبان میں اس لفظ کا معنی کسی کام یا سرگرمی کے لیے سفر کرنا ہے Oxford dictionary کے مطابق:

"the business activity connected with providing accommodation, services and entertainment for people who are visiting a place for pleasure.[4]'

"ایسی سرگرمی جس میں لوگ تفریح اور خوشی کے لیے کسی جگہ کا سفر کریں اور اس سفر میں ان کی (مختلف) سرگرمیوں کے ساتھ رہائش اور خدمات بھی منسلک ہوں۔"

سیاحت کے لیے ایک لفظ تفریح بھی استعمال ہوتا ہے سیاحت اور تفریح کو عام طور پر مترادف استعمال کیا جاتا ہے ڈاکٹر زوکہ لکھتے ہیں:

"أن هناك خلط بين مفهوم كل من السياحة والاستجمام او الترويح لأنهما يشتركان في أنهما يشغلان وقت الفراغ أو جزءاً منه."[5]

---

[2] زبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزّاق، 2010، تاج العروس من جواھر القاموس، دارالھدایۃ، القاھرہ، مصر ج6 ص212
Zübèidi, Muhammad bin Muhammad bin Abd al-Ràzzàq, 2010, Tàj Al-Arós mïn Jàwàhár al-Qàmõõs, Dàr al-Hīdáyáh, Cairo, Egypt, vol. 6, p. 212

[3] ایضا

[4] (Judy Pearsall. 1998. The New Oxford Dictionary of English, Oxford University Press, Oxford, UK P:657)

[5] الزوکۃ، ڈاکٹر محمد خمیس، 1996، صناعۃ السیاحۃ من منظور جغرافی، دارالمعرفہ، القاھرہ، مصر، ص35
Al-Zuka, Dr. Muhammad Khàmïs, 1996, Sànàt al-Sàyahà Min Mánzôôr Geõfarï, Dar al-Màràfa, Cairo, Egypt, p. 35

"سیاحت اور تفریح کے مفہوم اور تصور میں اختلاط پایا جاتا ہے یہ دونوں لفظ اس معنی میں مشترک ہیں کہ ان کے لیے مکمل فارغ وقت یا کچھ فارغ وقت پایا جانا لازم ہے۔"

سیاحت کے لیے سفر کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور سفر کا مادہ (س،ف،ر) ہے یہ باب نصر ینصر سے آتا ہے جسکے لغوی معنی ہیں کھلنا اور ظاہر ہونا ہے اسی لیے اجالے کو اسفار کہتے ہیں۔[6] "اصطلاح میں راستہ طے کرنے کی مخصوص صورت کا نام سفر ہے۔"[7]

اسلام میں سیاحت کی اہمیت

اسلام فطری اور معتدل دین ہے چنانچہ وہ نہ صرف سیاحت کی اجازت دیتا ہے بلکہ بعض صورتوں میں سیاحت کو ضروری قرار دیتا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

"فَسِيحُواْ فِي الأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُر"[8]

ترجمہ: "پس تم زمین میں چار ماہ گھوم پھر لو۔"

امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"سیحوا ای سیروا فی الارض"[9]

"سیاحت کرو یعنی زمین میں سیر کرو"

اسی طرح ابن العربی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

---

[6] الرازی، زین الدین محمد بن ابی بکر، 1999، مختار الصحاح، المکتبہ العصریۃ، بیروت، لبنان، ص378

Al-Ràzî, Zàïn al-Dïn Muhammad bin Abi Bàkàr, 1999, Mükhtàr al-Sàhàh, Al-Mûktàba al-Asrïya, Béirüt's, Lêbànón, p. 378

[7] نعیمی، مفتی احمد یار خان، مراۃ المناجیح، طبع جدید، (س ن) نعیمی کتب خانہ، گجرات، پاکستان، ج2ص563

Nàeêmi, Müfti Ahmàd Yàr Khàn, Mîràt al-Mànajîh, Nàeêmi Lïbràry, Gûjàràt, Pàkîstàn, Vol 2, p. 563

[8] التوبہ، 2:9

Al Quran, 9:2

[9] قرطبیؒ، ابو عبداللہ محمد بن احمد، 1964، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریۃ، القاہرہ، ج8، ص64

Qûrtubï, Abü Abdülláh Muhammad bin Ahmàd, 1964, Al-jàma' L Ahkàm al-Qur'an, Dàr al-Kītāb al-Màsrîyyah, Cairo, vol. 8, p. 64.

"ای سیروا و ھی السیاحۃ"[10] یعنی سیر کرو اور یہ (سیر کرنا) سیاحت کہلاتا ہے۔

قرآن کریم میں 50 سے زائد آیات مبارکہ ہیں جو زمین میں سیاحت اور سیر کی ترغیب دیتی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُواْ"[11]

"تم سے پہلے (گذشتہ امتوں کے لئے قانونِ قدرت کے) بہت سے ضابطے گزر چکے ہیں سو تم زمین میں چلا پھرا کرو اور دیکھا کرو۔"

دوسری جگہ فرمایا: "قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا"[12]

"آپ فرما دیجئے کہ تم زمین میں سیر و سیاحت کیا کرو اور پھر دیکھو۔"

ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں:

"قرآن کریم میں سورہ توبہ میں "السائحون" کا لفظ آیا ہے اس لفظ کے بارے میں مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد کسی نیک مقصد کی خاطر سفر کرنے والے افراد ہیں مثلاً جہاد کے لیے، یا عوت دین کے لیے یا طلب علم کے لیے سفر کرنا، لہذا سفر اور سیاحت کرنا قرآن مجید سے براہ راست بھی ثابت ہے۔"[13]

قرآن کریم کی مبارک آیات میں غور و فکر کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "سیر فی الارض" نہ صرف جائز ہے بلکہ مطلوب ہے۔ کیونکہ "منعم علیھم "یعنی وہ ممالک، شہر، قومیں اور افراد جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے ان ممالک اور جگہوں کے آثار دیکھ کر انسان کے دل میں اسباب انعام کی رغبت پیدا ہوتی ہے، نیکی اور بھلائی کا شوق پیدا ہوتا ہے اسی طرح "مغضوب علی ھم "یعنی وہ علاقے اقوام اور تہذیبیں جن پر عذاب خداوندی کا نزول ہوا ان مقامات اور اس کی نشانیاں دیکھ کر غضب کے اسباب سے بچنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے، دل میں خشیت الٰہی اور رقت پیدا ہوتی ہے۔

سفر کرنے والا شخص مستجاب الدعوات ہوتا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[10] ابن العربی، قاضی محمد بن عبداللہ ابو بکر، 2003، احکام القرآن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ج2ص448
Ibñ al-Aràbi, Qàzi Muhammad bin Abdülláh Abu Bàkr, 2003, Hàqàm al-Qur'an, Dàr al-Kītāb al-Ilmīyyāh, Béirüt', Lêbànón, vol. 2 p. 448

[11] الروم، 30:42 AlQuran, 30:42

[12] سبا، 34:18 AlQuran, 34:18

[13] غازی، ڈاکٹر محمود احمد، 2010، محاضرات حدیث، الفیصل ناشران وتاجران کتب، اردو بازار لاہور، ص294
Ghàzi, Dr. Màhmóód Ahmàd, 2010, Lèctûres on Hàdith, Al-Fàisàl Pûblîshers and Tàjràn Books, Urdu Bàzàr Låhörē, p. 294

"ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن، دعوة المظلوم، ودعوة الوالد، ودعوة المسافر"[14]

"تین افراد کی دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ان میں مظلوم کی دعا ،والد کی دعا اور مسافر کی دعا ہے۔"

سیاحت کی اقسام:

سیاحت کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

1۔ باطنی سیاحت

2۔ جسمانی سیاحت

باطنی سیاحت سے مراد وہ سیاحت ہے جس میں انسان اپنے قلب سے سفر کرتا ہے اور صوفیاء کے نزدیک یہ تمام سیاحتوں سے افضل اور اعلی ہے کیونکہ اس سیاحت میں انسان اسفل سافلین کی پستی سے آسمانی دینا کی سیر کرتا ہے اسی وجہ سے یہ سیاحت بہت اعلی ہے۔[15]

جہاں تک جسمانی سیاحت کا تعلق ہے تو اسلام میں جسمانی سیاحت کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ سفر طاعت کا ہے اور اس سے مراد ہر وہ سیاحت ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہو جیسے حج، دعوت دین اور حصول علم کے لیے جانا دوسرا درجہ سفر معصیت کا ہے اور اس مراد ہر ایسی سیاحت اور سفر ہے جس سے کوئی معصیت اور نافرمانی منسلک ہو یا شہوات کا حصول ہو اور تیسرا درجہ مباح سیاحت کا ہے یعنی تجارت ،علاج معالجہ اور تفریح طبع کے لیے سفر کرنا شامل ہے[16]

[14] ابوداود، سلیمان بن الأشعث السجستاني، 2015، سنن ابی داود، دار التاصیل، کتاب المناسک، رقم: 1536
Abü Dàwûd, Sülaïman bin Al-Ashà'àth al-Sajîstàni, 2015, Sünàn Abi Dàwûd, Dàr al-Tàasil, Kîtäb al-Mànàsîk, : 1536

[15] مقدسی، ابوالعباس، احمد بن عبدالرحمن، 1978، مختصر منھاج القاصدین، مکتبہ دار البیان، دمشق، شام، ص، 127
Màkdîsi, Abü al-Abbàs, Ahmàd bin Abd al-Ràhmàn, 1978, Mukhatsar Mïnhàj al-Qasadin, Māktāba Dar al-Bàyàn, Dàmãscüs, Syrîa, p. 127

[16] یمنی، ابوالحسین یحیی بن ابی الخیر، 2000ء، البیان فی مذھب الامام الشافعی، دار المنھاج، جدہ، سعودی عرب، ج 1، ص 241
Yêmeni, Abü al-Hūssêîn Yàhya bïn Abi al-Khàïr, 2000, al-Bàyàn fi Màdhhàb al-Imàm al-Shàfi'i, Dar al-Mînhàj, Jèddàh, Sàudi Aràbìa, vol. 1, p. 241

سیاحت کے مقاصد

نئے مقامات کی دریافت، انگیز اور خوش کن مناظر، بلند و بالا عمارت، آثار قدیمہ اور تہذیبوں کے کھنڈرات کا مشاہدہ اور مقدّس مقامات و مذہبی اماکن کی زیارت کا داعیہ انسانی فطرت ہے۔اس سے انسان کے تجربات میں اضافہ ہوتا ہے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔اسی جذبہ کے تحت سیر وسیاحت کا ہر زمانہ میں رواج رہا ہے، بہت سے علما و محققین اور دانشوروں نے سیر وسیاحت کی اور حاصل تجربات کو دوسروں تک پہنچایا۔اس طرح ایک مستقل فن ''سفر ناموں''اور ''رحلات'' کی شکل میں سامنے آیا۔دنیاان سفر ناموں اور رحلات کے ذریعہ تاریخی اسرار ورموز، مختلف تہذیب وتمدن اقوام وملل کے رسم ورواج اور مختلف ممالک کے باشندوں کی زندگی کے حالات اور تجربات سے آگاہ ہوئی۔ابن بطوطہ مغربی، ابن حوقل، حکیم ناصر خسرو مسلمانوں میں شہرہ آفاق سیاح گذرے ہیں۔ سیاحت کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں کبھی اس سے مقصود کسب معاش اور طلب رزق حلال ہوتا ہے اور کبھی علم وادب کے حصول اور تفریح طبع کے لیے سفر کیا جاتا ہے امام شافعی فرماتے ہیں:

تغرب عن الأوطان في طلب العل وسافر ففي الأسفار خمس فوائد

تفريج هم واكتساب معيشة وعلم وآداب وصحبة ماجد[17]

اس نے اعلی مقام طلب کرنے کے لیے مختلف وطنوں کا سفر کیا اور سفر کرنے کے پانچ فائدے ہیں: غم کو دور کرنا،اکتساب معیشت، طلب علم اور ادب اور اچھی صحبت کا حصول ، مفکرین عام طور پر سیاحت کے درج ذیل مقاصد بیان کرتے ہیں:

ا۔ذہنی وجسمانی تھکان دور کرنا

سفر اور سیاحت بذات خود ایک دلچسپی کی حامل سر گرمی ہے۔مظاہر فطرت میں اللہ تعالی نے ایسے اثرات رکھے ہیں جو انسانی ذہن اور جسم کی تھکان کو دور کرنے کا سبب بنتے ہے۔نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں سفر کے بہت سے واقعات بیان کیے گئے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ پیلو کے درختوں

---

[17] https://www.aldiwan.net accessed on 17-02-2023

کے پاس سے گزرے صحابہ کہتے ہیں کہ ہم پیلو کے پھل چننے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کالے رنگ کے چنو، اس لیے کہ وہ زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔[18]

ٹھنڈی ہوا، بارش، برف باری اور بدلتے موسموں کے رنگ انسان کی طبیعت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کو ٹھنڈی ہوا اور بارش پسند تھی، سیدنا انس بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول کے ہمراہ تھے کہ بارش شروع ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بدن مبارک سے قمیض کھول دی اور بارش کے چھینٹے آپ کے جسد مبارک کو مس کرنے لگے ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں تو آپ نے جواب دیا:

"لانه حديث عهد بربه" .[19]

"اس لیے وہ (بارش) ابھی ابھی اپنے رب کی طرف سے آئی ہے۔"

اسی طرح امام ابن عبد البر جامع بیان العلم میں ابن شھاب زہری کے واسطے سے انس بن مالک سے مروی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"روحوالقلوب ساعة فساعة ۔"[20]

"تم اپنے قلوب کو وقتاً فوقتاً راحت و فرحت پہنچاتے رہا کرو۔"

انسانی زندگی اگر مصروف ہو تو کام کے تسلسل سے اکتاہٹ اور تھکاوٹ کا ہونا فطری امر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "القلب ممل كما تمل الابدان فاطلبوا لها طرائق الحكمة" ۔[21]

---

[18] قشیری، مسلم بن حجاج، 2006، صحیح مسلم، دار طیبۃ، القاھرۃ، کتاب الاشربہ، حدیث 5232، ج 2 ص 182
Qàshîri, Mûslim bin Hàjjaj, 2006, Sàhîh Mûslîm, Dàr Tàyyàba, Cairo, Kîtäb al-Ashrábáh, Hàdith 5232, Vol. 2, p. 182.

[19] ایضا، حدیث: 1980، ج 1، ص 294
Ibid, Hàdith: 1980, Vol. 1, p. 294

[20] ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ، 1994، جامع بیان العلم وفضلہ، دار ابن الجوزی، سعودی عرب، ج 1 ص 434
Ibn Abd al-Bàrr, Abü Umár Yusûf bîn Abdüllâh, 1994, Jàmî Bãyån al-Ilàm wa Fàzla, Dàr Ibn Al-Jàwzï, Sàudi Aràbìa, Vol. 1, p. 434.

[21] مفتی محمد شفیع، 1996، احکام القرآن، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی، ج 3 ص، 195

"دل بھی اسی طرح اکتانے لگتا ہے جیسے انسانی جسم تھک جاتے ہیں تو اس کے لیے حکمت کے راستے تلاش کیا کرو۔"

اور اس تھکاوٹ سے نجات کے لیے سیاحت ایک بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ شیخ جبرین لکھتے ہیں:

"لا حرج فی ذلک فان النفس قد تحس بضیق و اکتناب وقد یقع الانسان فی ہم و غم و شدۃ فھو یحب ان یروح عن نفسہ"[22]

انسان پر مختلف حالات، غم، مشقت، تنگی (ذہنی و جسمانی تھکان) وغیرہ آتے رہتے ہیں، اس صورت میں وہ ان سے نکلنے کی غرض سے تفریح کا خواہاں ہوتا ہے، اس لیے سیاحت میں کوئی حرج نہیں۔

۲۔کسب معاش:

عربی مقولہ ہے کہ "فی الحرکات البرکات" [23] "حرکت میں برکت ہے۔"

اسی لیے حصول رزق اور کسب معاش کے لیے سفر اور سیاحت کرنا جائز ہے ارشاد باری تعالی ہے:

"فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ [24]

"سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اُس کے (دیئے ہوئے) رِزق میں سے کھاؤ۔"

کسب معاش کے جو ذرائع اور اسباب معروف ہیں ان میں تجارت کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اور تجارت میں عموما سفر کرنا پڑتا ہے کہ سفر وسیلہ ظفر یعنی سفر کامیابی کا ذریعہ ہے۔اہل قریش کی صفت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"لِإِيلَفِ قُرَيْشٍ ۔إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ۔"[25]

Müfti Muhammad Shàfi, 1996, Akhmàt al-Qur'an, Adàràt al-Qur'an wal Ulóôm al-Islámïyyà, Karachi, vol. 3 p. 195

[22] ڈاکٹر شیخ جبرین، احکام السیاحۃ، ص65

Dr. Shèîkh Jîbrîn, Aqàm al-Sàyahà, p. 65

[23] ابن عبدربہ، احمد بن محمد، 1983، العقد الفرید، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ج3ص132

Ibn Abd Rábbàh, Ahmàd Ibñ Muhammad, 1983, Al-Uqd al-Fàrîd, Dàr al-Kītāb al-Ilmīyyāh, Béirüt', Lêbànón, vol. 3, p. 132.

[24] الملک، 15:67 al Quran,67:15

[25] قریش۔106:2،1 al Quran,106:1,2

"قریش کو رغبت دلانے کے سبب سے انہیں سردیوں اور گرمیوں کے (تجارتی) سفر سے مانوس کر دیا۔"

امام قرطبیؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اہل قریش دو تجارتی سفر کرتے تھے سردی میں وہ یمن کی طرف جاتے کیونکہ وہ گرم ملک ہے اور دوسرا سفر گرمی میں شام کی طرف کرتے کہ وہ ٹھنڈا ملک ہے۔[26]

موجودہ زمانے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی عروج پر ہے مگر اس کے باوجود کاروباری حضرات ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی شے کو دیکھ بھال کر خرید سکیں۔خود پیغمبر اسلام نے تجارت کے لیے سفر کیے حضور نبی کریم ﷺ کے تجارتی اسفار کو مختلف سیرت نگاروں نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے۔سفر کرنے سے کاروبار میں برکت اور ترقی ہوتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں:

"قال رسول الله ﷺ : سافروا تصحوا وتغنموا "[27]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سفر کرو تاکہ صحت حاصل کرو اور غنی ہو جاؤ۔"

امام بیہقی اس حدیث کے ذیل میں امام شافعی کا درج ذیل قول نقل کرتے ہیں:

وانما هذا دلالة ان يسافر لطلب صحة و رزق۔[28]

بے شک یہ حدیث طلب رزق اور علاج کے لیے سفر کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

۳۔طلب علم:

قرآن کریم میں نازل کردہ پہلا حکم الٰہی ہی پڑھنے سے متعلق ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔[29]

---

[26] قرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن، ج20ص265

Qûrtubï, Al-jàma'i L Ahkàm al-Qur'an, vol. 20, p. 265

[27] طبرانی، سلیمان بن احمد، 1995، المعجم الاوسط، دار الحرمین، القاھرۃ، ج7، ص، 245

Tàbrãnî, Sülaïman bin Ahmàd, 1995, Al-Màäjïm al-Awsàt, Dàr al-Hàramàïn, Cairo, vol. 7, p. 245

[28] البیھقي، احمد بن الحسین بن علی، 2003، السنن الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ج7ص103۔رقم:13210

Al-Báyhãqi, Ahmàd bin al-Hūssêīn bïn Alî, 2003, Sünàn al-Kübra, Dàr al-Kītāb al-Ilmīyyāh, Béirüt', Lêbànón, vol. 7 p. 103. Number: 1321

[29] العلق، 1:96

"(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔"

تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے پیغمبر ﷺ کو علم کی زیادتی کی دعا کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔"[30]

"اور آپ (رب کے حضور یہ) عرض کیا کریں کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھادے۔"

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ "اگر کوئی چیز علم سے افضل اور برتر ہوتی تو اللہ تعالی اپنے نبی کو حکم دیتے کہ وہ اس میں اضافہ کی دعا کریں، جیسا کہ علم طلب کرنے کا حکم دیتے ہوئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم ۔"[31]

"علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

حضور ﷺ نے حصول علم کے لیے سفر کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیا:

"اطلبوا العلم ولو بالصین"۔[32]

اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم فطرت کے اسرار کو سمجھیں اور اس کی تسخیر کریں۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے انسانیت کو تجربے اور مشاہدہ سے متعارف کرایا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

"اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔"[33]

"بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔"

---

[30] طه،114:20

[31] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، 2009، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربیہ، باب فضل العلماء، رقم:224
Ibñ Màjàh, Abü Abdülláh Muhammad bin Yàzïd al-Qàzwïnï, 2009, Sünàn Ibñ Màjàh, Dàr Ihyà al-Kītāb al-Ilmīyyāh, Chàptèr Fàzl of the Schólàrs, Number: 224

[32] بیہقی، امام احمد بن حسین، 2017، شعب الایمان، دار الاشاعت کراچی، باب فی طلب العلم، حدیث 1662، ج2، ص254
Bàhïqï, Imåm Ahmàd bïn Hüssain, 2017, Shàb al-Imàm, Dàr al-Ishà`at Kàràchï, Chàptèr on Sèêking Knowledge, Hàdith 1662, Vol. 2, p. 254

[33] آل عمران،190:3

اللہ تعالی نے انسان کو تخلیق کیا اور اس کو دیگر مخلوق پر علم کی وجہ سے فوقیت دی اس کو عقل اور حواس خمسہ (حس باصرہ، حس سامعہ، حس لامسہ، حس شامہ، حس ذائقہ) عطا کیے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ" ۔ [34]

"اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) باہر نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں بنائی۔"

امام فخر الدین رازی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ان النفس الانسانية لما كانت فی اول الخلقة خاليه عن المعارف والعلوم بالله ،فالله اعطاه هذا الحواس ليستفيد بها المعارف والعلوم۔" [35]

"بے شک نفس انسانی کی اول تخلیق اس حال میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالی کے علوم و معارف سے نا آشنا تھا پس اس ذات نے انسان کو یہ حواس عطا کیے تا کہ وہ ان علوم و معارف سے استفادہ کر سکے۔"

۴۔ حصول علم بطریق مشاہدہ:

حواس خمسہ حصول علم اور معرفت کے لیے نا گزیر ہیں کیونکہ کسی بھی معلوم شے کا علم اور ادراک سب سے پہلے انہی خواص کے ذریعے ہوتا ہے۔ علم الکلام میں ان کو "الطرق الموصلة" کہا جاتا ہے "یعنی وہ ذرائع، وسائل اور طریقے جو ہمیں علم تک پہنچاتے ہیں۔" ان میں سے ہر طریقے اور ذریعے کا دائرہ کار محدود ہے لیکن ان حواس خمسہ میں سب سے نمایاں مقام حس باصرہ کو حاصل ہے مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے ان پانچ حواس میں سے صرف بصارت اور سماعت کا ذکر کیا کیونکہ وہ دیگر حواس پر فوقیت رکھتے ہیں امام زمخشری فرماتے ہیں:

"البصر : هو الجوهر اللطيف الذی ركبه الله فی حاسةا لنظر ، به تدرک المبصرات۔" [36]

"بصیرت وہ جوہر لطیف ہے جس کو اللہ تعالی نے نظر کی حس سے تشکیل دیا ہے اور اس کے

[34] النحل ،78:16

[35] القادری، ڈاکٹر محمد طاہر، 2017، علم اور مصادر علم، منہاج القرآن پرنٹر، لاہور، ص263
Al-Qàdri, Dr. Muhammad Tåhïr, 2017, Knōwlêdge and Sourcês of Knōwlêdge, Mïnhàj al-Qur'an Prïntêr, Låhörē, p. 263

[36] زمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمرو، 2009، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ج1، ص51
Zàmàkhshrî, Abü al-Qàsim Màhmüd bin Amr, 2009, Dàr al-Kītāb al-Aràbi, Béirüt', Lêbànón, vol. 1, p. 51

ذریعے انسان مختلف مبصرات کا علم حاصل کرتا ہے۔"

بصارت کا تعلق انسان کے مشاہدے سے ہے اسی وجہ سے یہ ذریعہ علم دیگر ذرائع اربعہ پر فوقیت رکھتا ہے امام غزالی فرماتے ہیں:

"وحاسة البصر ،یدرک بها الالوان والاشکال،وهو اوسع عالم المحسوسات"۔[37]

"حس بصر وہ خاصہ ہے جس کے زریعے مختلف رنگوں اور اشکال کا ادراک کیا جاتا ہے اور یہ عالم محسوسات میں سب سے زیادہ وسیع ذریعہ (علم) ہے۔"

سیاحت کے تعلیمی فوائد:

سیاحت جہاں معاشی ، معاشرتی اور جسمانی فائدے کا باعث بنتی ہے وہاں یہ طلباء کے لیے مختلف تعلیمی اور تعمیری فوائد کا سبب بھی بنتی ہے یہ طلباء کی ذہنی اور جسمانی صحت اور صلاحیت میں بہتری پیدا کرتی ہے۔ان کے اعتماد اور معلومات میں اضافہ کرتی ہے۔سیاحت کسی بھی مقصد کے لیے کی جائے بنیادی طور پر سیاحت کے تمام سفر تعلیمی ہی ہوتے ہیں Syracuse یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق:

“'It has been proposed that all travel is educational because it broadens the mind and heart as people learn from and interpret experiences[38]".

"(مختلف آراء کو سامنے رکھ کر) یہ جائزہ لیا گیا کہ تمام سفر تعلیمی ہوتے ہیں کیونکہ ان (سفروں سے لوگوں) کا ذہن و قلب وسیع ہوتا ہے لوگ تجربات سے سبق سیکھتے ہیں اور (بعدازاں ان تجربات کی) وضاحت کرتے ہیں۔"

علم میں اضافہ

فطرت کے راز،اشیاء کے خواص اور انسانی طبائع کی متلون مزاجی اس وقت ہی محسوس کی جاسکتی ہے جب انسان ان کو بطریق مشاہدہ جان سکے اس کے لیے سیاحت اور سفر کا ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے۔جس قدر سیاحت زیادہ ہوگی مشاہدہ اسی قدر زیادہ ہوگا۔زمین میں سفر و سیاحت کرنا اور متنوع قدرتی نشانیوں کو دیکھنا اور خالق اور

---

[37] غزالی،ابوحامد محمد بن محمد،2010،المنقذ من الضلال،دارالکتب الحدیثیہ،مصر،ص130
Ghàzálî, Abü Hàmïd Muhammad bin Muhammad, 2010, Al-Münqîdh mîn Al-Dïlàl, Dàr al-Kītāb al-hàdith, Egypt , p. 130

[38] Casella,R.P. Popular Education and Pedagogy in Everyday Life:The Nature of Educational Travel in the Americas’.Unpublished doctoral dissertation, Syracuse University.

اس کی کار گری کو یاد کرنے کا ذکر قرآن کریم میں جابجا موجود ہے اور سنت مطہرہ بھی اسی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ صحابہ اور تابعین کے سیرت و احوال اس پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ مشاہدہ کے ذریعے انسان کائنات کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ مشاہدہ اس کے تفکر و تدبر اور اللہ پر ایمان کو مضبوط کرتا ہے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ [39]

"وہی ہے جس نے خوبی وحسن بخشا ہر اس چیز کو جسے اس نے پیدا فرمایا۔"

قرآن کریم کی 35 آیات مبارکہ ہیں جو انسان کو مشاہدے اور غور وفکر کے ذریعے علم حاصل کرنے کی طرف دعوت دیتی ہیں کائنات اور اس کے اسرار کو سمجھنے کے لیے مشاہدے کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیا:

"قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۔" [40]

"فرمادیجئے: تم زمین میں (کائناتی زندگی کے مطالعہ کے لئے) چلو پھرو، پھر دیکھو (یعنی غور و تحقیق کرو) کہ اس نے مخلوق کی (زندگی کی) ابتداء کیسے فرمائی۔"

اللہ کے انبیاء کرام اور رسل عظام کے حالات زندگی پر غور کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ زمین میں سفر اور سیاحت کرتے رہے۔ حضرت ابراہیم سفر کرنے کے بعد اللہ کا گھر آباد کیا حضرت موسی نے خضر علیہ السلام کے ساتھ سفر کیا اور قرآن نے اس سفر کے واقعات کو بیان کیا حضرت عیسی کو کثرت سیاحت کی وجہ سے مسیح کا لقب دیا جاتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے کے تجارتی سفر اور بعثت کے بعد غزوات کی صورت میں سفر کتب سیرت اور تاریخ میں محفوظ ہیں۔[41]

صحابہ کرام نے بھی دعوت دین، اشاعت اسلام اور طلب علم کے لیے مختلف شہروں اور ملکوں کا سفر اور سیاحت کی۔ سیاحت اور سفر ناموں کی اہمیت کے پیش نظر اسلامی ادب میں "الرحلۃ اور الرحلات" یعنی سفر ناموں

---

[39] السجدہ، 36 : 7

[40] العنکبوت، 20:29

[41] سعادۃ، الدکتور، یوسف جعفر، الطبعۃ الاولی 2000م، التربية السياحية، دار الکتاب الحدیث، القاہرۃ، ص 37
Sààdat, Dr. Yüsüf Jàfàr, 2000, Tóürïsm, Dàr al-Kītāb al-hàdith, Cairo, p. 37

کا فن وجود میں آیا اور ابن بطوطہ، مسعودی اور ابن خلدون کی سیاحت نامے تاریخ کا حصہ ہیں۔[42] امام واقدی کی سیرت نگاری کی بنیاد بھی سیاحت اور مشاہدہ پر تھی اسی وجہ سے اس کتاب کو کتب سیرت میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ خطیب بغدادی چالیس سال تک حصول علم کی غرض سے اپنے وطن بغداد سے باہر رہے۔ ابو غدہ ابن مندہ کا قول نقل کرتے ہیں:

"قال ابن مندة : طفت الشرق والغرب مرتين ۔"[43]

"ابن مندۃ کہتے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ (حصول علم کی خاطر) مشرق اور مغرب کا سفر کیا۔"

اسی طرح علامہ سمعانی نے اتنے ممالک و بلاد کا سفر حصول علم کی غرض سے کیا کہ حروف معجم کے اعتبار سے اس کی فہرست تیار ہو گئی۔ انہوں نے سات ہزار شیوخ سے کسب فیض کیا۔[44]

تاریخ میں بہت سے علماء کے نام محفوظ ہیں جنہوں نے صرف علم حاصل کرنے کے لیے مختلف شہروں اور ملکوں کی سیاحت اور سفر کیا اس ضمن میں فواد قندیل لکھتے ہیں:

"ذكر المقرى 280 شخصا من الاندلسيين الذين رحلو ا الى الشرق فى طلب العلم وحده ، وليس لاجل الحج و التجاره۔"[45]

"امام مقری نے اندلس کے 280 ایسے افراد کا ذکر کیا جنہوں نے صرف طلب علم کے لیے مشرق کی طرف سفر کیا۔"

---

[42]مفہوم السیاحۃ فی الاسلام، مولف خالد الشبانہ ص،8

Meaning of al-Sàyahà fi al-Islám, Khàlid al-Shàbàná, p. 8

[43]غازی، ڈاکٹر محمود احمد، 2014، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران، اردو بازار، لاہور، ص68

Ghàzi, Dr. Màhmóód Ahmêd, 2014, Lectures on Bïogrãphy, Al-Fàisàl Pûblîshers, Urdu Bàzàr, Låhörē, p. 68

[44]ابو غدۃ، عبد الفتاح، 1974، صفحات من صبر العلماء علی شدائد العلم والتحصیل، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، ص65

Abü Ghàdà, Abdūl Fàttãh, 1974, Pages from Sàbr al-Ulàma Alï Shàdàyd Al-Ilàm and Tahsil, School of Islamic Publications, p. 65

[45]فواد قندیل، 2002، ادب الرحلۃ فی التراث العربی، مکتبہ الدار العربی للکتاب مدینۃ، نصر، بیروت،، ص31

Fawad Qandeel, 2002, Adab al-Rahlah fi al-Tarath al-Arabi, Al-Dar al-Arabi Library of Madïnàh, Nàsr, Béirüt', p. 31

ذہنی دباو میں کمی اور اعتماد میں اضافہ

ذہنی تناؤ اور ڈپریشن نے نوجوانوں کو بالعموم اور طلبہ کو بالخصوص بری طرح متاثر کیا ہے اور اس کی بنیادی وجوہات مستقبل کے لیے بھاگ دوڑ، اچھی تعلیم کے لیے جد وجہد اور تعلیمی میدان میں کامیابی کا حصول ہے ذہنی دباؤ اور تناؤ جہاں انسانی جسم کو کمزور کرتا ہے وہاں اس کی سیکھنے کے عمل کو بھی سست کر دیتا ہے (Kaur J) لکھتے ہیں:

'mental health is considered as a vital part of well-being ,where as poor health is associated with decresed productibity , a lesser quality of life , and disability.[46]"

"ذہنی صحت کو راحت وسکون کا ایک اہم جزو سمجھا جاتا ہے، خراب صحت کو معذروی، کم پیداواری صلاحیت اور زندگی کا ایک کم سمجھا جاتا ہے۔"

معاشرتی اعتبار سے طلبہ اس طبقے سے وابستہ ہیں جو تعلیم کے تمام دورانیہ میں ذہنی دباو اور تناو کا شکار ہوتے ہیں (Cassie) لکھتے ہیں:

"students in are always faced with anxiety and stress, and this situation continuously occur (in different manner) at certain timing throughout the study process.[47]"

"طلبہ کو ہمیشہ اضطراب اور تناؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور یہ صورتحال تعلیم کے پورے عمل میں مستقل طور پر (مختلف اندازمیں) وقوع پذیر ہوتی ہے۔"

سیاحت طلبہ کی ذہنی صحت کو تروتازہ رکھتی ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ سال میں ایک بار سیاحت کے لیے نکلنا دل ودماغ پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ اسی لیے بہت سے تعلیمی ادارے اپنے طلبہ کو سیر وسیا حت کیلئے دور دراز مقامات پر لے جاتے ہیں۔ جو کہ طلبہ کے ذہنی تناو کو کم کر دیتا ہے Dr. Tamara McClintock Greenberg لکھتے ہیں:

---

[46] Kaur J, Masaun M, Bhatia M. 2013, Role of physiotherapy in mental health disorders. Delhi Psychiatry J, P: 404

[47] *Cassie Dobson,*2012, Effects Of Academic Anxiety On The Performance Of Students With And Without Learning Disablities And How Students Can Cope With Anxiety At School**,** *Available PDF on:* https://www.nmu.edu/education/sites/DrupalEducation/files/UserFiles/Dobson_Cassie_MP.pdf

"The stress of work and daily demands can distract us from what we find to be actually meaningful and interesting- Thus, taking a break from the daily hustle and bustle is essential for your mind to relax, recharge and rejuvenate.[48]"

"روز مرہ کے کام اور مطالبات کا تناؤ ہمیں اس چیز سے دور کر سکتا ہے جو ہمیں در حقیقت معنی خیز اور دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ لہذا آپ کے ذہن کو آرام، سکون اور دوبارہ عزم وہمت کے لیے روزانہ کی مصروفیات سے وقفہ کرنا ضروری ہے۔"

سیاحت میں مختلف ذہنی مہارتیں استعمال کی جاتی ہیں جو طالب علم کی ذہنی صلاحیت کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں Lovelace K L, Hegarty M Montello DR-لکھتے ہیں:

"Various mental skills are used in making a journey even though, for much of time , the traveler is porbably not aware that they using such skills. all journey require some form of navigation (or way finding), following the chosen route to reach the desired destination.this means prcessing information which has either been recalled from memory or obtained duing the journey and then taking decisions based on it.[49]"

سفر کرنے میں مختلف ذہنی مہارتیں استعمال ہوتی ہیں حالانکہ زیادہ تر وقت کے لئے، مسافر کو شاید معلوم نہیں ہوتا ہے کہ وہ ایسی مہارتیں استعمال کرتے ہیں۔ مطلوبہ منزل تک پہنچنے کے لئے منتخب کردہ راستے پر چلتے ہوئے، تمام سفر میں کسی نہ کسی طرح کی نیویگیشن (یا راستہ تلاش) کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ معلومات کو آگے بڑھاتا ہے جو یا تو یاداشت سے واپس لایا گیا ہو یا سفر کے دوران حاصل کیا گیا ہو اور پھر اسی کی بنیاد پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔

نئ جگہ کی سیر،اس کو دیکھنا،اور وہاں جانے سے قبل خوش اور پر جوش ہونا، یہ سب طلبا کی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں ۔طالب علم کا دماغ پہلے کے مقابلے میں فعال اور زیادہ توجہ مرکوز

---

[48] Dr. Tamara McClintock Greenberg، 2009 Psychodynamic Perspectives on Aging and Illness, .eBook. page 243

[49] Lovelace K L, Hegarty M, and Montello D R, 1999 Elements of good route directions in familiar and unfamiliar environments, (Springer, Berlin and Heidelberg) P:65

کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مختلف جگہوں کی سیاحت نئے تجربات سے خوف میں کمی آتی ہے۔ اور طالبعلم کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔

تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ

حال کا طالب علم مستقبل کا ڈاکٹر، انجینیر سائنس دان، فوٹو گرافر یا معاشرے کا عام فرد ہوتا ہے۔ کوئی بھی فیلڈ ہو اس میں تخلیقی صلاحیت اہم کردار ادا کرتی ہے kampylis لکھتے ہیں:

"Creative thinking is defined as the thinking that enables students to apply their imagination to generating ideas, questions and hypotheses, experimenting withalternatives and to evaluating their own and their peers' ideas, final products and processes.[50]"

"تخلیقی سوچ سے مراد وہ سوچ ہے جو طالب علم کو اپنے تخیلات سے نظریات، سوالات اور فرضی تصورات پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے، مزید یہ کہ متبادلات کے استعمال اور اپنے ہم خیال افراد تک رسائی اور مختلف اشیاء کے معاملات کا درست اندازہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔"

سیاحت طالب علم کے ذہن کے نئے دریچے کھولتی ہے جس سے اس کی تخلیقی صلاحیت بہتر ہوتی ہے۔ ذہنی تناؤ اور ڈپریشن کے شکار طالب علم کی تخلیقی صلاحیت کمزور ہوتی ہے کیونکہ وہ کامل یکسوئی سے اپنی تعلیم پر توجہ نہیں دے پاتا علم اس وقت ہی نفع کا باعث بنتا ہے جب انسان ہر فکر سے آزاد ہو کر اپنے آپکو علم کے سپرد کر دے شیخ نظام کا مشہور قول ہے:

"العلم لا يعطيك بعضه حتى تعطيه كلَّك،"[51].

"علم اس وقت تک اپنا بعض (کچھ حصہ) بھی تجھے عطا نہیں کرے گا جب تک تم خود کو مکمل طور پر علم کے سپرد نہیں کرتے۔"

[50] Kampylis P & Berki E (2014) Nurturing creative thinking. [Pdf] International Academy of Education, UNESCO P: 6 Available at: http://unesdoc.unesco.org/images/0022/002276/227680e.pdf

[51] عسکری، ابو هلال الحسن، الحث على طلب العلم والاجتهاد، ص 2

Askàrï, Abü Hïlàl al-Hásán, Al-Hàths Alï Tàlàb-ul-Ilàm wa Ijtîhad, p. 2 available on: http://www.islamicbook.ws/amma/alhth-ala-tlb-alalm.pdf

سیاحت قدرت کی صناعی پر غور فکر کی دعوت دیتی ہے۔اردگرد موجود قدرت کی نشانیاں مختلف اشیاء کی تخلیق پر ابھارتی ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

"هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُواْ بِهَا" [52] وہی ہے جو تمہیں خشک زمین اور سمندر میں چلنے پھرنے (کی توفیق)دیتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں (سوار)ہوتے ہو اوروہ (کشتیاں)لوگوں کولے کر موافق ہوا کے جھونکوں سے چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔" [53]

اوراس کی نشانیوں میں سے یہ(بھی)ہے کہ وہ (بارش کی) خوشخبری سنانے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے تاکہ تمہیں (بارش کے ثمرات کی صورت میں)اپنی رحمت سے بہرہ اندوز فرمائےاورتاکہ (ان ہواؤں کے ذریعے)جہاز (بھی)اس کے حکم سے چلیں۔اور(یہ سب)اس لئے ہے کہ تم اس کا فضل (بصورتِ زراعت وتجارت)تلاش کر واور شاید تم (یوں)شکر گزار ہوجاؤ۔

زمانۂ قدیم سے ہی ذہنی تربیت کو تعلیم کا خاص مقصد تصور کیا جاتا رہاہے۔بچوں کا ذہن اثر پذیری اور محافظت میں مستعد ہوتا ہے پھر خالی الذہن ہونے کی بنا پر جو کچھ پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں وہ دل پر نقش دوام بن جاتا ہے اور سیاحت خالی الذہن ہونے میں طالب علم کی مدد کرتی ہے۔

تہذیب وتمدن سے آگاہی

سیاحت کا ایک تعلیمی فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان نئے لوگوں سے ملاقات کرتا ہےان کی تہذ یب، تمدن،

---

[52] یونس،10:22 al Quran, 10:22

[53] الروم،46:30 al Quran, 30:46

رسم ورواج اوران کے ماضی کے احوال کے بارے میں آگاہی حاصل کرتا ہے۔اقوام ماضی کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے پر قرآن کریم میں واضح ہدایات موجود ہیں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے :

"قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانْظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔"[54]

"تم سے پہلے (گذشتہ امتوں کے لئے قانونِ قدرت کے) بہت سے ضابطے گزر چکے ہیں سو تم زمین میں چلا پھرا کرو اور دیکھا کرو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔"

اقوام ماضی کے عروج وزوال ، تہذیبوں کے بگاڑ اوران کی تباہی و بربادی کے اسباب کا علم اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ان شہروں، علاقوں اور بستیوں کی سیاحت کی جائے ارشاد باری تعالی ہے :

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔"[55] "بحر وبر میں فساد ان (گناہوں) کے باعث پھیل گیاہے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما رکھے ہیں تاکہ (اللہ) انہیں بعض (برے) اعمال کا مزہ چکھا دے جو انہوں نے کئے ہیں، تاکہ وہ باز آجائیں۔"

مختلف تہذیب و ثقافت سے آگاہی طالب علم کے ذہن کو وسعت دیتی ہے David K. William اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں :

> "Even short trips can be enriching because you expose yourself to diverse cultures, traditions, passions and perspectives when you travel. Ultimately, you become a more enlightened and engaged citizen of the world.[56]"

"بہت مختصر نوعیت کی سیاحت بھی (ذہنی، جسمانی اور نفسیاتی) اعتبار سے تقویت کا باعث بنتی ہے۔کیونکہ جب آپ سفر کرتے ہیں تواپنے آپ کو مختلف ثقافتوں، روایات، جذبات اور تناظر میں محسوس کرتے ہیں۔آخر کار، آپ خود کو دوسرں کے مقابلے میں زیادہ روشن خیال اور مصروف شہری کے طور پر دیکھتے ہیں۔"

یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ سیاحت کے لیے کسی دور دراز علاقے، شہر اور ملک کا سفر ہی کیا جائے، بلکہ مختصر وقت کے لیے بھی کسی علاقے میں جانا علمی فائدہ دیتا ہے۔انسان جس علاقے میں جاتا ہے وہاں کی تہذیب

---

[54] آل عمران، 3، 137

[55] الروم، 30: 41

[56] https://www.lifehack.org/ accessed on 12-07-2023

،حالات اور جذبات کے تناظر میں وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔انسانی ضروریات اور زندگی کے معاملات کا ادراک ہوتا ہے۔موجودہ سائنسی زمانے میں رہ کر انسان کو تاریخی واقعات اور حالات سے آگاہی ملتی ہے۔اور یہی وہ جوہر ہے جو انسانی سوچ، فکر، عمل اور رویے میں وسعت پیدا کرتا ہے اور وہ اپنی ذات کے ساتھ ساتھ معاشرے کے لیے بھی کارمند ثابت ہوتا ہے۔Saint Augustine کا مقولہ مشہور ہے کہ :

"The world is a book, and those who do not travel read only a page.[57]"

"دنیا ایک کتاب ہے،اور جو لوگ سفر نہیں کرتے ہیں وہ اس کتاب کا صرف ایک صفحہ پڑھتے ہیں۔"

خلاصہ بحث

سیاحت سے مراد کسی خاص مادی یا معنوی مقصد کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو سیاحت سے محبت کرنے والا پیدا کیا کیونکہ انسان ہمیشہ سیاحت اور سفر میں رہتا ہے۔ سفر قدیم زمانے سے ہی انسانی تاریخ کا حصہ ہے ۔ پہلا انسانی سفر باغات جنت سے زمین کی طرف ہے گھر کی دہلیز پر ساری سہولیات میسر ہونے کے باوجود انسان کا یہ سفر ابھی ایک جگہ رکا نہیں۔ وہ آس پاس کے شہروں، ملکوں اور علاقوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے اور لوگوں کے احوال کا براہ راست مشاہدہ کرنا چاہتا ہے۔اسلام فطرت اور اعتدال کا دین ہے اور یہ کہہ کر وہ سیاحت کی بھی اجازت دیتا ہے کہ اشیاء میں اصل ان کی اباحت ہے لہذا مطلقا سیر و سیاحت کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ سیاحت کبھی صحت و علاج کے لیے ہوتی ہے اور کبھی اس کا مقصد حصول علم و ادب اور کسب معاش ہوتا ہے۔ جب سیاحت حصول علم کی نیت سے کی جائے تو یہ بہت سارے علمی فوائد کا باعث بنتی ہے۔ سیاحت کی وجہ سے طلبہ کی ذہنی و جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے ان کی معلومات و تجربات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اعتماد میں اضافے کے ساتھ ساتھ مختلف تہذیب و تمدن اور لوگوں کے بارے میں آگاہی ملتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

[57] https://eurama.hu/2017/02/08/benefits-of-travelling/ accessed on 5-04-2023